https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

"الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ وحبیبہ"

سائل: کیا مرزا قادیانی کسی وقت نبی کے معنی بھی نہیں سمجھتے تھے۔

مجیب: مرزا قادیانی کے فرزند رشید خلیفۃ المسیح کی تحریر تو یہی بتاتی ہے کہ فی الواقع ایک زمانہ مرزا قادیانی کا اسی نادانی اور لاعلمی میں گذرا۔

سائل: یہ کہاں لکھا ہے؟

مجیب: (حقیقت النبوت ص ۱۲۴، میں مصنفہ مرزا محمود احمد خلیفہ مرزا قادیانی) نے لکھا ہے۔

"خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود چونکہ ابتداء نبی کی تعریف یہ خیال کرتے تھے کہ نبی وہ ہے جو نئی شریعت لائے یا بعض حکم منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبی ہو۔ اس لئے باوجود اس کے کہ وہ شرائط جو نبی کے لئے واقع میں ضروری ہیں۔ آپ میں پائی جاتی تھیں۔ آپ نبی کا نام اختیار کرنے سے انکار کرتے رہے اور گو ان ساری باتوں کا دعویٰ کرتے رہے۔ جن کے پائے جانے سے کوئی شخص نبی ہو جاتا ہے۔ لیکن چونکہ آپ ان شرائط کو نبی کی شرائط نہیں خیال کرتے تھے۔ بلکہ محدث کی شرائط سمجھتے تھے۔ اس لئے اپنے آپ کو محدث کہتے رہے اور نہیں جانتے تھے کہ میں دعویٰ کی کیفیت تو وہ بیان کرتا ہوں جو نبی کے سوا کسی اور میں نہیں پائی جاتیں اور نبی ہونے سے انکار کرتا ہوں۔ لیکن جب آپ کو معلوم ہوا کہ جو کیفیت اپنے دعویٰ کی آپ شروع دعویٰ سے بیان کرتے چلے آئے ہیں وہ کیفیت نبوت ہے۔ نہ کہ کیفیت محدثیت۔ تو آپ نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا اور جس شخص نے آپ کے نبی ہونے سے انکار کیا تھا اس کو ڈانٹا کہ جب ہم نبی ہیں تم نے کیوں ہماری نبوت سے انکار کیا۔"

سائل: بیٹے کے نزدیک باپ کی پہلی غلطی یہ تھی کہ وہ نبی کی تعریف غلط سمجھا ہوا تھا۔ یعنی وہ سمجھتا تھا کہ نبی وہ ہے جو نئی شریعت لائے یا بعض حکم منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبی ہو۔ تو میں نہیں سمجھ سکا کہ مرزا قادیانی نے پھر پہلے ہی اپنے کو نبی کیوں نہ مانا۔ اس لئے کہ وہ بعض حکم قرآنی تو منسوخ کر چکے تھے۔ مثلاً جہاد کہ اس کو صاف ہی اڑانا منظور کر چکے تھے۔ جب کہ یا، یا، کے ساتھ تین شرط نبی ہونے کی ظاہر کی گئیں۔ تو تینوں میں سے ایک بھی ان میں اگر موجود تھی تو پھر نہ ماننا انتہا درجہ کی خوش فہمی اور نادانی تھی۔ اگر نئی شریعت نہ لا سکے تو نہ سہی اور بلا واسطہ نبی نہ ہوئے تو نہ سہی۔ بعض حکم تو منسوخ کر چکے تھے۔ یعنی جہاد، دوسرے خلیفۂ نبی کو یہ منصب شریعت مرزائیت میں ہی شاید حاصل ہے کہ وہ ایک نبی کی شان میں یہ گستاخی کرے کہ ان کی شان میں کہے کہ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں جانتے تھے۔ بھلا نبی تو نہ جانتا ہو اور خلیفہ جسے ایمان بھی نبی سے ملا ہو وہ جاننے والا ہے اور میں یہ بھی نہ سمجھ سکا کہ جس شخص نے آپ کے نبی ہونے سے انکار کیا تھا۔ اس کو مرزا قادیانی نے ڈانٹا بھی مگر وہ بدستور مجدد کہتا رہا اور مزید خلافت کا حصہ دار بھی بنا رہا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ نبی کی ادنیٰ مخالفت مستلزم ارتداد ہے۔ پھر مرتد امیر جماعت کیسے بن سکتا ہے اور اس کے متبعین مرزائی کیونکر کہلا سکتے ہیں۔ مرتد کے متبع تو مرتد ہی ہوں گے۔

مجیب: یہ تینوں سوال ایسے ہیں کہ ان کا جواب خلیفہ صاحب دیں یا امیر جماعت لاہوری مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے دیں۔ ہم تو اس معاملہ میں لاجواب اور متحیر ہیں۔

سائل: خیر مسئولہ امور کا جواب تو میں مرزا قادیانی کے صاحبزادے اور امیر جماعت احمدیہ سے طلب کرتا ہوں۔ لیکن کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ کبھی مرزا قادیانی نے اپنا عقیدہ بھی بدلا ہے۔

مجیب: جی ہاں! مرزا قادیانی کے بیٹے محمود احمد قادیانی ہی اس (حقیقت النبوۃ ص ۱۲۱) پر لکھ رہے ہیں۔ ''اور چونکہ ایک غلطی کا ازالہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ (مرزا قادیانی) نے اپنی نبوت کا اعلان بڑے زور سے کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے اور ۱۹۰۰ء ایک درمیانی عرصہ ہے جو دونوں خیالات کے درمیان برزخ کے طور پر حد فاصل ہے۔''

اور اسی (حقیقت النبوۃ ص ۱۲۴) پر محمود قادیانی لکھتے ہیں۔ ''اس عقیدہ کے بدلنے کا پہلا ثبوت اشتہار ایک غلطی کا ازالہ سے معلوم ہوتا ہے۔ جو پہلا تحریری ثبوت ہے۔''

سائل: یہ مضمون خلیفہ قادیان نے کس کے جواب میں لکھا ہے؟

مجیب: معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مسٹر محمد علی صاحب ایم۔اے امیر جماعت لاہور کو لکھا ہے۔ اس لئے کہ محمد علی صاحب ایم۔اے کی جماعت کا اخبار (پیغام صلح ج ۲۲ ش ۲۶ ص ۶، مورخہ ۲۷/اپریل ۱۹۳۴ء) میں اپنے خلیفہ اور ابن مرزا کی اس طرح عزت افزائی کر رہا ہے۔ ''افسوس ہے کہ جناب میاں صاحب (یعنی محمود احمد خلیفہ قادیان) کے اس اعلان کے مطابق حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کی یہ کم علمی اور نادانی ایسی نادانی کے ذیل میں آتی ہے۔ جسے تو بہ تو بہ نقل کفر کفر نہ باشد نعوذ باللہ جہل مرکب کہتے ہیں کہ باوجود اس بات کے کہ آپ نبی کی تعریف تو نہ جانتے تھے۔ مگر حالت یہ تھی کہ جہاں کسی نے آپ کی (یعنی مرزا قادیانی کی) طرف دعاوی نبوت منسوب کیا اور آپ لگے مدعی نبوت پر لعنتیں کرنے۔ جو شخص ایک بات کو نہیں جانتا اور اس کے علم پر اس قدر اصرار کرے کہ لعنتوں اور مباہلوں پر اتر آئے۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں جہل مرکب کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وارث کون ہوسکتا ہے۔ خود نبی ہیں اور خبر سے پتہ نہیں کہ میں نبی ہوں اور باوجود اس لاعلمی اور جہل کے آپ مدعی نبوت پر یا دوسرے لفظوں میں خود اپنے آپ پر لعنتیں بھیجتے ہیں۔ ذرا تامل نہیں کرتے یہ بھونڈی اور قابل شرم تصویر جو جناب میاں صاحب (یعنی خلیفہ جی) نے حضرت مسیح موعود کی کھینچی ہے۔ کیا اس قابل ہے کہ کسی عقلمند آدمی کے سامنے پیش کی جاسکے۔"

سائل: کیا نفیس مضمون پیغام صلح کا ہے۔ اللہ انہیں صحیح العقیدہ مسلمان کرے۔ انہوں نے جو حق بات تھی وہ کہہ دی۔ ھداہ اللہ!

مجیب: اس سے بڑھ کر امیر جماعت احمدیہ لاہوری جناب محمد علی صاحب ایم۔اے نے انصاف کی بات لکھی ہے جو مرزائیت کی تصویر زریں ہے۔ ملاحظہ ہو (النبوۃ فی الاسلام ص ۱۹۳، مصنفہ محمد علی صاحب امیر جماعت لاہوری) "اب اس عبارت پر غور کرو کہ میاں (محمود احمد) صاحب اس دعویٰ کرنے والے کو کس قسم کا آدمی بتاتے ہیں۔ بارہ برس سے ایک دعویٰ کر رہا ہے۔ ایک عقیدہ پیش کر رہا ہے۔ شب و روز اسی کے دلائل دے رہا ہے۔ اسی عقیدہ کی بناء پر مخالفوں کو مباہلہ کے لئے بلا رہا ہے۔ حالانکہ میاں صاحب کے نزدیک صحیح وہ تھا جو مخالف کہتے تھے۔ بارہ سال کے بعد پھر کچھ اور سوچتا ہے اور دو سال اسی فکر میں لگا رہتا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرے یا نہ کرے۔ حتیٰ کہ ایک مرید اپنے خطبہ میں اسے رسول ثابت کر دیتا ہے اور اس سے اس کو ذرا قوت ملتی ہے کہ اب مرید مجھے رسول بنانے لگے۔ اب خطرہ کی کیا بات باقی رہ گئی۔ شک تو نعوذ باللہ من ذالک یہی تھا کہ رسالت کا دعویٰ کر دوں تو شاید مرید نہ بھاگ جائیں۔ اب جب یہ خود ہی ایسے بیوقوف بن رہے ہیں تو چلو اب رسالت کا دعویٰ کر دو۔ تب دعویٰ رسالت ہوتا ہے۔ گویا میاں صاحب کے نزدیک پیران نمی پرند مریداں می پرانند کے علاوہ وہ چالبازی کا بھی کمال ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون! اب میاں صاحب (یعنی محمود احمد) ہی انصاف کریں کہ یہ کیسا نبی ہے۔ نبوت سے پہلے تو اخلاق کی ضرورت ہے۔ دوسرے مجددین کی وہ ہتک کی گئی کہ مرزا قادیانی کے مقابل ان کو عوام الناس کی طرح ٹھہرایا گیا اور مرزا قادیانی کی اپنی یہ عزت ہو رہی ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک انہیں چالباز ٹھہرایا جا رہا ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون! اسلام کا باقی کیا رہ گیا۔ آخر آپ مرزا قادیانی کا کیا کیرکٹر دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ نبی تو آپ جب بنائیں گے دیکھا جائے گا۔ پہلے ایک متین کیرکٹر کا انسان تو رہنے دیجئے۔"

سائل: سبحان اللہ! واہ میاں محمد علی ایمان کی آپ نے آج ہی کہی ہے۔ اللہ آپ کو صراط مستقیم پر اور کر دے تو بڑے کام کے آدمی ہو۔ ھداکم اللہ!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاں قبلہ ذرا یہ تو اور بتا دیں کہ محمد علی صاحب نے جو لکھا ہے کہ: ''حتیٰ کہ ایک مرید اپنے خطبہ میں اسے رسول ثابت کر دیتا ہے۔'' اس سے کس عبارت کی طرف اشارہ ہے؟

مجیب: یہ عبارت میں آپ کو دکھانا بھول گیا۔ اب ملاحظہ فرمالیں۔ اسی (حقیقت النبوۃ ص ۱۲۴، مصنفہ مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ قادیان) پر تحریر ہے۔ ''مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبات سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۰ء سے اس خیال کا اظہار شروع ہو گیا تھا۔ گو پورے زور اور پوری صفائی سے نہ تھا۔ چنانچہ اسی سال میں مولوی صاحب نے اپنے ایک خطبہ میں حضرت مسیح موعود کو مرسل الٰہی ثابت کیا اور ''لا نفرق بین احد منهم'' والی آیت کو آپ پر چسپاں کیا اور حضرت مسیح موعود نے اس خطبہ کو پسند فرمایا۔''

سائل: ماشاء اللہ محمد علی صاحب تو گویا خلیفہ جی کے مضمون کو باقتضاء انصاف شرح کی صورت میں لکھ رہے ہیں۔ میں سمجھا تھا کہ محمد علی صاحب غصہ میں آ کر لکھ گئے ہیں۔

مجیب: درحقیقت محمد علی صاحب نے یہ مبادی نبوت دکھائے ہیں۔ جن سے مرزا قادیانی نے نبوت تک ترقی کی ہے۔ اوّل ڈرتے ڈرتے محدث، ملہم، مہدی امت محمد، کرشن، برہمن اوتار بنتے بنتے مجدد دین بنے اور جب مریدین میں اس کی برداشت ہو گئی۔ علی الفور نبی بن گئے۔ محمد علی صاحب کا یہ مضمون مجھے بھی بہت پسند آیا ہے۔ خوب نقشہ کھینچا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ آخر کہنہ مشق منشی اور بہترین مضمون نگار سخن سنج بزرگوار ہیں۔

سائل: جو جماعت قادیانی پارٹی سے وابستہ ہے۔ ان میں سے بھی کسی نے مرزا قادیانی کی نبوت کے متعلق محمود صاحب خلیفہ کی عبارت آرائی کے علاوہ کچھ اور بھی خامہ فرسائی کی ہے؟

مجیب: کیوں نہیں۔ بلکہ ایسی دلچسپ دلائل کی رپوٹ پیش کی ہے کہ ہر بے عقل مرزا قادیانی کو نبی مانے بغیر رہ نہیں سکتا۔ ملاحظہ ہو۔

ایک بزرگوار قاسم علی صاحب ہیں۔ وہ ازہاق باطل ایک کتاب لکھتے ہیں۔ اس کے ص ۳۰ پر فرماتے ہیں۔ ''حضرت اقدس (یعنی مرزا قادیانی) کی دو حیثیتیں الگ الگ ہیں۔ ایک امتی کی۔ دوسری نبی کی۔ امتی کی حیثیت ابتدائی ہے اور نبی کی شان انتہائی۔ حضرت صاحب نے امتی بن کر جو زمانہ گذارا ہے۔ غلام احمد اور مریم بن کر گذارا ہے۔ اس سے ترقی پا کر آپ غلام احمد سے احمد اور مریم سے ابن مریم بنتے ہیں۔ جس زمانہ میں آپ غلام احمد تھے۔ اس وقت احمد نہ تھے اور جب آپ مریم تھے ابن مریم نہ تھے۔ ایسا ہی جب آپ احمد بن گئے تو غلام احمد نہ رہے اور جب آپ ابن مریم بن گئے تو اب مریم نہ رہے۔ یہ ایک دقیق نکتہ ہے۔ جو خدا نے مجھے سمجھایا ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سائل: سبحان اللہ! سبحان اللہ!! اتنا دقیق نکتہ ہے کہ اب بھی اس پر بھاری نقطہ ہے کہ پڑھنے والے، سننے والا، سنانے والا اب تک نہ سمجھ سکا۔

مجیب: سنانے والا تو میں خود ہوں۔ اگرچہ نکتہ عجیبہ ہے۔ لیکن انکشاف حقیقت مرزائیت کے لئے بہترین مضمون ہے اور میں اسے خوب سمجھ گیا ہوں۔

سائل: کرم فرما کر مجھے بھی سمجھا دیجئے؟

مجیب: صاف بات ہے۔ ایک ہونا ہوتا ہے۔ ایک بننا، ہونا مشکل چیز ہے۔ اس لئے کہ وہ مبدء فیاض کے فیضان پر موقوف ہے اور بننا بالکل آسان۔ دیکھئے فقیر ہونا مشکل ہے۔ مگر بننا آسان ہے۔

سائل: بننا کیسے آسان ہے؟

مجیب: ایک پیسہ کا شنجرفی رنگ لاکر کیڑے رنگ کر چار پیسے کی تسبیح ہاتھ میں لے لو۔ فقیر بن گئے اور ہونے کے لئے تزکیہ روحانی شرط ہے اور تزکیہ کے لئے مجاہدہ وریاضت شرط ہے اور مجاہدہ وریاضت کے لئے توفیق الٰہی لازم ہے۔ پھر ان سب باتوں کے بعد فیاض حقیقی کا فیضان مقدم ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی بقول قاسم علی نبی بھی نہ ہوئے اور مریم بھی نہ ہوئے۔ اسی طرح امتی بھی نہیں ہوئے اور ابن مریم اور غلام احمد بھی نہ ہوئے۔ بلکہ آپ کی طبیعت جس طرف مائل ہوئی ویسے بن گئے۔

اوّل امتی بن کر غلام احمد اور مریم بنے رہے۔ پھر احمد اور ابن مریم بنے اور یہ ظاہر ہے کہ چند عہدے ایک وقت میں مرزا قادیانی ظاہر کرنا خلاف مصلحت سمجھتے ہوں گے۔ بنابریں جب غلام احمد بنے تو احمد نہ بن سکے اور جب مریم بنے تو ابن مریم کیسے بن جاتے۔ پھر جب مریم بن گئے تو ابن مریم بن کر کیا اپنی ہنسی اڑاتے۔ کہ کل ماں بنے ہوئے تھے آج بیٹے اسی ماں کے ہو گئے۔ گویا ایک طرح کا آواگون مرزا قادیانی نے اپنے اوپر صحیح کر کے دکھایا۔ فرمائے نکتہ سے پر نقطہ ہٹا اور وضاحت سے سمجھ میں آیا یا نہیں۔

سائل: جی ہاں۔ کچھ کچھ سمجھا ہوں اور سمجھ لوں گا۔

مجیب: آگے ملاحظہ ہو قاسم علی صاحب مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے والوں پر تعجب کرتے ہیں اور ایک زبردست دلیل نبوت پیش فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ وھو ھذا!

(ازہاق الباطل ص ۳۳، مصنفہ قاسم علی قادیانی) پر لکھتے ہیں۔ ''پس امتی کے درجہ سے ترقی پا کر نبی بن جانے پر بھی آپ کو نبی نہ کہنا یا مریم سے ابن مریم ہو جانے پر بھی عیسیٰ نہ کہنا یا غلام احمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے احمد بن جانے پر بھی احمد نہ کہنا ایسا ہے۔ جیسے کسی پٹواری کو ڈپٹی کلکٹر ہو جانے پر پٹواری یا لغوی ڈپٹی کلکٹر کہنا جو دراصل اب اس کی توہین اور گستاخی ہے۔"

سائل: اس میں دلائل نبوت کیا ہیں۔ میری سمجھ میں تو یہ چیستان بالکل نہ آئی۔

مجیب: معلوم ہوتا ہے۔ قاسم علی صاحب پٹواری سے ڈپٹی کلکٹر ہو گئے ہوں گے۔ اس پر قیاس کر کے مناصب وعہدہ کا تقاسمہ فرمایا ہے اور معقول تقاسمہ ہے۔ بدقسمتی سے شاید انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کے نبی خود نبوت کا انکار کرتے ہوئے "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" اور "لا نبی بعدی" کی حدیث کو تسلیم کر چکے ہیں۔

سائل: کیا صاف لفظوں میں مرزا قادیانی خاتم النبیین کے معنی ہمارے اعتقاد کے موافق مان کر "لا نبی بعدی" والی حدیث کو صحیح مان گئے؟

مجیب: ملاحظہ کر لیجئے اور سمجھ لیجئے۔ (انجام آتھم ص ۲۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۷، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی) پر لکھتے ہیں۔ "کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت ونبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد رسول ونبی ہوں۔"

اور (ترجمہ حمامۃ البشریٰ ص ۹۶، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷) پر مرزا قادیانی مدعی نبوت کو کافر فرماتے ہیں۔ "مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں۔"

اور (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱، خزائن ج ۵ ص ۲۱) پر مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔ "میں ایمان لاتا ہوں اس پر کہ ہمارے نبی محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور ہماری کتاب قرآن کریم ہدایت کا وسیلہ ہے اور میں ایمان لاتا ہوں۔ اس بات پر کہ ہمارے رسول آدم کے فرزندوں کے سردار اور رسلوں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا۔"

اور (ایام الصلح ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۳) پر مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔ "حدیث لا نبی بعدی میں نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیال رکیکہ کی پیروی کر کے منصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔ کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔"

علاوہ آں کے بہت سے مضامین ہیں جو بخوف طوالت نہیں بتاتا۔ ورنہ ضخیم کتاب ہو جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سائل: پھر کیا میاں محمود کو ان کتابوں کے مطالعہ سے سابقہ نہیں پڑا۔ جو وہ ایک غلطی کا ازالہ اشتہار کا حوالہ دے کر نبوت ثابت کر رہے ہیں۔

مجیب: میں اوّل بتا آیا ہوں کہ مرزا قادیانی کی تدریجی ترقی کا مخالفانہ رنگ میں محمد علی صاحب ایم۔اے امیر جماعت احمدیہ نے واضح اور روشن نقشہ کھینچ دیا ہے۔ چنانچہ یہاں نبوت کا انکار کرتے کرتے کسی میں شان نبوت بھی ماننا کفر بتادی ہے۔ جیسا کہ ایام صلح کی گذشتہ عبارت کے اخیر میں فرمایا ہے۔ ''کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔''

مگر اب اس درجہ سے ترقی کر کے (ازالہ اوہام ص۴۲۱، خزائن ج۳ ص۳۲۰، مصنفہ مرزا قادیانی) میں فرماتے ہیں۔ ''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔''

پھر اسی (ازالہ اوہام ص۴۲۲، خزائن ج۳ ص۳۲۱) پر فرماتے ہیں۔ ''محدثیت کو اگر ایک مجازی نبوت قرار دیا جائے یا ایک شعبہ قویہ نبوت کا ٹھہرایا جائے تو کیا اس سے نبوت کا دعویٰ لازم آ گیا۔''

پھر (توضیح المرام ص۱۸، خزائن ج۳ ص۶۰) پر مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔ ''ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث بن کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔''

سائل: یہ اعلان شاید مولوی عبدالکریم کے خطبہ کے بعد کا ہوگا۔ کیونکہ ان کے رسول ثابت کرنے سے بقول مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے امیر جماعت احمدیہ مذکورہ اوّل مرزا قادیانی کو جرأت ہوگئی۔ جیسا کہ محمد علی صاحب نے لکھا۔ ''حتیٰ کہ ایک مرید اپنے ایک خطبہ میں اسے رسول ثابت کر دیتا ہے اور اس سے اس کو ذرا قوت ملتی ہے کہ اب مرید مجھے رسول بنانے لگے۔ اب خطرہ کی کیا بات باقی رہ گئی۔ شک تو نعوذ باللہ من ذالک یہی تھا کہ رسالت کا دعویٰ کر دوں تو شاید مرید نہ بھاگ جائیں۔ اب جب یہ خود ہی ایسے بیوقوف بن رہے ہیں تو چلو اب رسالت کا دعویٰ کر دو۔ (مکمل عبارت پہلے نقل ہو چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ کریں)''

مجیب: جی ہاں میرا خیال بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد عام طور پر کچھ شور مچ گیا تو مرزا قادیانی اس کے بعد معذرت بھی فرما چکے ہیں اور اپنی سادگی کا اعلان کر چکے ہیں۔

سائل: عجیب بات ہے وہ کہاں لکھا ہے؟

مجیب: ملاحظہ ہو مرزا قادیانی کا اقرار نامہ مؤرخہ ۳ر فروری ۱۸۹۲ء اس اقرار نامہ پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آٹھ گواہیاں ثبت ہیں اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے مناظرہ میں جو لاہور میں ہوا تھا لایا گیا اور (تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۹۵، مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص ۳۱۳) سے ہم نقل کر رہے ہیں۔ ''تمام مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام وتوضیح المرام وازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ (گویا دوسری قسم کی نبوت پر تو خفیہ خفیہ اب بھی اصرار ہے۔ مؤلف) بلکہ جیسا کہ میں کتاب (ازالہ اوہام ص ۱۳۷) میں لکھ چکا ہوں۔ میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید ومولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے۔ اس لفظ نبوت سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے۔ بلکہ صرف محدثیت مراد ہے۔ جس کے معنی آنحضرت ﷺ نے مکلم مراد لئے ہیں تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ (گویا ہوں تو ضرور کسی قسم کی نبی مگر برائے خاطر محدث ہی سہی۔ مؤلف) سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔''

سائل: ہاں خوب یاد آیا۔ ایک وقت تو وہ تھا کہ مرزا قادیانی اپنے کو مسیح موعود بتاتے تھے۔ اب نبی کیسے بننے لگے؟

مجیب: مسیح موعود میں اور نبی میں کیا فرق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح موعود ہیں اور وہ یقیناً نبی ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی مسیح موعود بھی یونہی نہیں بنے۔

سائل: اس کا ثبوت تو آپ شاید کسی کتاب سے نہ دے سکیں گے۔ یہ تو محض آپ کا خیال ہی ہے۔

مجیب: انشاء اللہ دوں گا اور صاف واضح صورت میں دوں گا۔ بلکہ یہ بھی انہیں عبارات سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مسیح موعود کے آنے سے مرزا قادیانی کو اوّل اوّل انکار بھی نہ تھا۔ بعد میں جب جمعیت مظبوط ہو گئی تو انکار کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ازالہ اوہام ص ۱۹۹، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷) پر مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔ ''میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ صرف مثیل مسیح ہونا میرے پر ختم ہو گیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار بھی مثیل آ جائیں۔ (اس لئے کہ جب میں نہ رہا تو پھر کوئی آئے۔ وہ اپنی آپ نبیڑ لے گا۔ بقول شخصے بلبل نے آشیانہ چمن سے اٹھالیا۔ اس کی بلا سے بوم بسے یا ہما رہے۔ مؤلف) ہاں اس زمانے کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کا انتظار بے سود ہے۔ پس اس بیان کی رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں۔ (اس لئے کہ میرا دعویٰ تو خانہ ساز ہے۔ حدیث کے الفاظ میری صداقت پر تائید نہیں کرتے۔ بلکہ تکذیب کرتے ہیں۔ مگر جس طرح بھی ہو سکے مجھے بھی مان لو اور میں تمہاری خاطر سے اسے مان لیتا ہوں۔ بقولیکہ من ترا حاجی بگویم تو مرا ملا بگو۔ مؤلف) کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ بلکہ درویشی اور غریب لباس میں (اگر رجوعات معقول ہو گئی تو پھر دیکھ لینا کس شان کا مسیح موعود بنتا ہوں۔ للمؤلف)''

سائل: کیا مثیل مسیح بنتے بنتے پھر خود ہی مسیح موعود بھی بن گئے ہیں؟

مجیب: جی ہاں! صاف لفظوں میں اعلان کیا گیا ہے۔ چنانچہ (کشتی نوح ص ۴۸، خزائن ج ۱۹ ص ۵۲) پر فرماتے ہیں۔ ''اور یہی عیسیٰ ہے۔ جس کا انتظار تھا اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت کہا گیا ہے کہ ہم اس کو نشان بنا دیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنے والا تھا۔ جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک محض نافہمی ہے۔''

سائل: شاید اب جماعت میں عقیدہ کا نشہ پورا مستولی ہو گیا ہو گا۔ جب ہی تو بلا خوف و ہراس صاف لفظوں میں اعلان کیا گیا۔

مجیب: جی ہاں! یہی شان تدریجی کہلاتی ہے۔

سائل: لیکن کبھی تو مریم تھے۔ آج مریم کے بیٹے کیسے ہو گئے؟

مجیب: اس کا جواب خود مرزا قادیانی نے نہایت معقول دیا ہے۔ جس کو پڑھ کر ہر نامعقول اطمینان سے مرزا قادیانی کو عیسیٰ مان سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ (کشتی نوح ص ۴۶، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰) میں فرماتے ہیں۔ ''سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائے گی۔ اس لئے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

براہین احمدیہ سے ظاہر ہے۔ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں۔ بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت اس سر خفی کی مجھے خبر نہ دی۔"

سائل: یہ تمام عبارات استعاری رنگ وغیرہ کے پردہ سے مؤل سی ہیں۔ خلیفہ محمود احمد صاحب جو نبوت صاف مان رہے ہیں۔ وہ کس اعلان کی بناء پر؟

مجیب: وہ آخری ترقی کی بناء پر، درحقیقت محمد علی صاحب امیر جماعت لاہوری لیپاپوتی کر کے حقیقت پر پردہ ڈال رہے ہیں۔ لیکن خلیفہ محمود جو حقیقت واقعہ ہے۔ اس کا اظہار کر رہے ہیں کہ مرزا قادیانی نے یقیناً دعویٰ نبوت کیا اور بڑے شدومد سے کیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ (حقیقت الوحی ص۲۹، خزائن ج۲۲ ص۳۱) پر صاف مرزا قادیانی بتا رہے ہیں۔ "جس آنے والے مسیح کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اس کا ان ہی حدیثوں سے یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا اور امتی بھی۔"

سائل: ایک غلطی کا ازالہ جو اشتہار ہے۔ اس میں کیا ہے جس کی بناء پر خلیفہ مرزا محمود بڑے زور سے مرزا قادیانی کو نبی مان رہے ہیں۔

مجیب: اس حقیقت الوحی کے اجمالی مضمون کی تفصیل ہے۔ چنانچہ (تبلیغ رسالت ج دہم، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۴۳۵) میں اشتہار (ایک غلطی کا ازالہ) بھی نقل ہے۔ اس لئے کہ تبلیغ رسالت مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی ہے۔ اس کے اقتباس بخوف طوالت ملاحظہ کر لیں۔ فرماتے ہیں کہ: "مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔"

اسی میں پھر فرماتے ہیں کہ: "اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو بتلاؤ اس کو کس نام سے پکارا جاتا۔ اگر اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔"

اور پھر ایک غلطی کا ازالہ اشتہار دیکھنا بھی بے کار ہے۔ (حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶) پر تو مرزا قادیانی نے اپنی نبوت پر ایسا صاف مضمون لکھا ہے کہ بقول شخصے تسمہ بھی باقی نہ چھوڑا۔ فرماتے ہیں کہ: "اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنحضرت ﷺ کی امت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسیٰ بن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ یعنی اس کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے۔ جب کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "فلا یظھر علیٰ غیبه احد الا من ارتضیٰ من رسول "یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اور اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔"

دوسری جگہ اسی (حقیقت الوحی ص ۱۴۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳) پر لکھا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ میرا سابقہ انکار در حقیقت میری نادانی تھی۔ حقیقت الامر یہ ہے۔ وھو ھذا!

"اسی طرح اوائل میں میرا عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدائے بزرگ کے مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔"

سائل: ایک پہلو سے تو تمام انبیاء کرام بھی امتی ہیں۔ اس لئے کہ آیہ کریمہ "واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه "میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور ﷺ پر ایمان لانے۔ آپ کی نصرت فرمانے کا عہد حضور الٰہی میں کر چکے ہیں۔

مجیب: جی ہاں! اس آیت سے ایک حیثیت کا امتی ہونا تو تمام انبیاء کا ثابت ہے۔

سائل: آیہ کریمہ کی خلاصہ تفسیر معہ ترجمہ ذرا سنا دیں۔

مجیب: بہت اچھا یہ آیت قرآن کریم کے تیسرے پارے میں سورہ آل عمران کی ہے۔ سورۃ کا آٹھواں رکوع ہے۔ "واذا اخذ اللہ "یعنی جب لیا اللہ نے "میثاق النبیین "عہد نبیوں کا "لما آتیتکم من کتاب وحکمة "جو کچھ دوں میں کتاب وحکمت سے "ثم جاءکم رسول "پھر آئے تمہارے پاس ایک رسول "مصدق لما معکم "تصدیق کرنے والا اس کی جو تمہارے ساتھ ہے "لتؤمنن به ولتنصرنه "البتہ ایمان لانا اس کے ساتھ اور البتہ مدد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دینا اسے "قال ء اقررتم واخذتم علی ذالکم اصری" کہا کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اس پر زبردست میرا ذمہ "قالوا اقررنا" بولے ہم نے اقرار کیا "قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین" فرمایا تو اب شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں۔

اس کی تفسیر معالم، مدارک وغیرہ میں جو ہے اس سب کا لب لباب تفسیر قادری میں موجود ہے۔ وہی نقل کرتا ہوں۔ وھو ھذا!

"اور یاد کرو تم اے محمد ﷺ جب کہ لیا خدا نے عہد و پیمان پیغمبروں کا اور امتیں عہد لینے میں انبیاء کی تابع ہیں اور یہ بڑا عہد ہے کہ حق تعالیٰ نے سب پیغمبروں سے لیا کہ تم اور تمہاری امتیں محمد ﷺ کا ایمان لائیں اور عہد کا مضمون اس طرح پر ہے کہ جو کچھ دوں میں تجھے کتاب اتاری ہوئی اور سمجھ سے۔ پھر آئے تمہارے پاس رسول میرا کہ محمد ﷺ ہے۔ یادر کھنے والا اور سچا کرنے والا۔ اس چیز کو کہ تمہارے پاس ہے۔ کتاب اور حکمت سے۔ البتہ ایمان لاؤ تم ساتھ اس کے اور یاری اور مددگاری کرنا تم اس کی اپنی ذات سے۔ اگر تمہارے زمانہ میں آئے۔ ورنہ اس کی صفتیں اور نعتیں بیان کر کے اپنی امتوں کو اس کی یاری و مددگاری کا حکم کر دینا۔ کہا اللہ نے انبیاء کو ان پر یہ عہد پیش کر کے۔ کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اس کے جو ہم نے کہا عہد، میرا اس طور پر کہ اسے پورا کرو۔ کہا انبیاء علیہم السلام نے کہ اقرار کیا ہم نے اور عہد قبول کر لیا ہم نے۔ کہا خدا نے کہ گواہ رہو۔ تم ایک دوسرے کے اقرار پر یا فرشتوں کو حکم فرمایا کہ گواہ رہو انبیاء کے اقرار پر اور میں کہ خدا ہوں تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ اس اقرار پر۔ پھر جو کوئی پھر جائے اور انکار کرے گا اس رسول مقبول کا۔ ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے سے بعد اس عہد و پیمان کے۔ پس وہ انکار کرنے والے وہ قرآن اور ایمان سے باہر نکل جانے والے ہیں۔ یا عہد و پیمان سے نکل جانے والے ہیں۔" اسی قسم کے مضامین سے تفاسیر مملو ہیں۔ بہر کیف آپ کا خیال صحیح ہے کہ مرزا قادیانی اگر نبوت کے ساتھ امتی بن رہے ہیں تو اور انبیاء بھی ایک طرح امت محمد ﷺ ضرور ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کے دعویٰ کا خلاصہ یہی ہوا کہ مثل دیگر انبیاء کے وہ اپنے کو نبی اور امتی بتاتے ہیں۔ معاذ اللہ!"

سائل: ہاں قبلہ ذرا یہ اور بتا دیں کہ عبدالحکیم خان کون بزرگوار ہیں جن کا حوالہ نبوت کے الفاظ بدلنے والے اقرار نامہ میں آیا تھا۔

مجیب: عبدالحکیم خان یہ ایک ڈاکٹر تھے اور مرزا قادیانی کے خاص رازدار امتی تھے۔ پھر چالبازی اور گھریلو نبوت سازی کی حقیقت معلوم کر کے منحرف ہو گئے اور سخت مخالفت کی درحقیقت مرزا قادیانی کو اپنی زندگی میں پانچ قسم کی جماعتوں سے سابقہ پڑا۔ پہلی! جماعت تو وہ تھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو اوّل ہی تا ڑ گئی اور مخالف رہی اور تردید میں سرگرم ہوگئی۔ دوسری! جماعت وہ جو اوّل اوّل مرزا قادیانی کی سخت معتقد رہی۔ پھر دعویٰ مسیحیت کے وقت منحرف ہوئی۔ تیسری! جماعت جس نے دعویٰ مسیح موعود قبول کر کے نبوت کے دعویٰ کو ٹالا اور ٹال رہی ہے۔ چوتھی! جماعت وہ جو مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو تسلیم کر کے اسی پر اب تک اڑی ہوئی ہے۔ پانچویں! جماعت وہ ہے جو نبوت مرزا صاحب کو مان کر خود بھی نبی ہونے کی مدعی ہے۔

سائل: یہ تیسری جماعت جو نبوت کے دعاوی ٹال رہی ہے۔ یہ تو شاید [illegible] ہوری جماعت ہوگی اور چوتھی مرزا محمود کی جماعت ہوگی۔

مجیب: ہاں آپ کا خیال صحیح ہے۔

سائل: اور پہلی جماعت میں کون لوگ ہیں؟

مجیب: اس میں علماء حقہ اہل سنت و جماعت اور غیر مقلدین کی جماعت کے پیشوا اور مولوی ثناء اللہ وغیرہ ہیں۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے تو مرزا قادیانی کی خوب ہی چھنتی رہی۔ حتیٰ کہ مرزا قادیانی نے ایک خط مولوی ثناء اللہ کو لکھا اور وہ تمام کا تمام ہی پڑھ لیں۔ بڑے مزے کا خط ہے۔ "بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیٰ من التبع الھدیٰ امدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں۔ اگر میں ایسا ہی کذاب و مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی عمر دراز نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے۔ تا کہ وہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب و مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی بناء پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعاء کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعاء کرتا ہوں کہ اے میرے مالک اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد و کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک، میں عاجزی سے تیری جناب میں دعاء کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں تو میری زندگی میں ان کو نابود کر دے۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ (اخیر میں اس خط کے لکھتے ہیں) اب میں تیرے ہی تقدس و رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔ آمین ثم آمین!" (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۶)

پھر اس خط کو اشتہار کی صورت میں شائع کر کے اس کے ہفتہ عشرہ بعد ۲۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کو اخبار بدر قادیان میں مرزا قادیانی کی ڈائری روزانہ کی جو اس میں شائع ہوتی تھی اس میں لکھا۔ "ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا یہ دراصل ہماری (مرزا قادیانی) کی طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔"

سائل: یہ خط گویا اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہوا۔ پھر اس سے بعد مرزا قادیانی مرے یا مولوی ثناء اللہ امرتسری۔

مجیب: خدا کی شان مرزا قادیانی اس خط کے شائع کرنے کے ایک ہی سال بعد ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو دستوں کی مرض میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ اس زمانہ میں حضرت والا قبلہ مدظلہ العالی انجمن نعمانیہ میں مدرس اوّل تھے اور میں طالب علمی میں تھا کہ مرزا قادیانی لاہور آئے۔ کیلے والی سڑک پر کسی مکان میں تھے۔ حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ اس کے مقابلہ کو تشریف لائے تھے۔ مرزا قادیانی سامنے آنے سے پہلو بچا رہے تھے۔ اسی حالت میں حضرت ممدوح نے نہایت زور سے دعاء فرمائی کہ الٰہی اگر مرزا سچا ہے تو مجھے منگل تک ہلاک کر ورنہ وہ منگل نہ پکڑے۔ تو ہر شے پر قادر ہے۔ چنانچہ منگل کی رات میں ہی مرزا قادیانی ۲۶ر مئی کو مر گئے اور دستوں میں ہی مرے اور یہی بددعاء مرزا قادیانی نے مولوی ثناء اللہ کے لئے کی تھی کہ طاعون یا ہیضہ میں مرے۔ وہ تو اب تک نہ مرے۔ مگر مرزا قادیانی مر گئے۔

سائل: دستوں میں مرنے کی کیا سند ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجیب: سند ملاحظہ کر کے تو آپ شاید صاف کہہ دیں کہ مرزا قادیانی ہیضہ میں ہی مرے۔ ملاحظہ ہو۔ (ضمیمہ اخبار الحکم قادیان غیر معمولی مورخہ ۲۸ رمئی ۱۹۰۸ء) میں مرزا قادیانی کی وفات اس طرح درج ہے۔ "برادران اسلام جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے حضرت امامنا مولانا مسیح موعود، مہدی معہود مرزا قادیانی کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے تو بڑھ جاتی تھی۔ حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے کے تھی۔ (مگر حضور کھائے بغیر رہتے نہ تھے۔ مؤلف) اور چونکہ دل سخت کمزور تھا اور نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آ جایا کرتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو (یعنی مرزا قادیانی کو) دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۶ رمئی کی شام کو جب کہ آپ سارا دن پیغام صلح کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے تو واپسی پر حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہی دوائی جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال فرماتے تھے۔ مجھے حکم بھیجا تو بنوا کر بھیج دی گئی۔ مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور قریباً گیارہ بجے اور ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور حضرت خلیفہ نور الدین صاحب کو طلب فرمایا۔ مقوی اودیہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے آرام آ جائے گا۔ ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آ گیا۔ جس سے نبض بالکل بند ہو گئی۔ مجھے اور خلیفہ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے تو مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوا تجویز کریں۔ علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی۔ اس لئے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر پھر نبض واپس نہ آئی۔ یہاں تک کہ ساڑھے دس بجے صبح ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔" انا للہ وانا الیہ راجعون " دیکھی آپ نے دستوں کی سند۔

سائل: جی ہاں! اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی دعاء بہت ہی جلدی مستجاب ہوئی اور سچے کے سامنے جھوٹے کو اللہ نے ہلاک فرمایا۔ ہاں قبلہ باقی چار جماعتوں کی تصریح اور سنا دیں۔

مجیب: بقیہ جماعتوں کی تصریح انشاء اللہ پھر، یار زندہ صحبت باقی۔

(فقیر: قادری ابو الحسنات خطیب مسجد زیر خان، لاہور)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari